سوال

وارکے (180)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریعت میں جو عشر مقرر ہے آیا وہ سرکاری مالیہ کاٹ کر ادا کیا جائے یا مالیہ سرکاری اس میں شمار کیا جائے؟ جواب مدلل قرآن وحدیث سے ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ری دو طرح کا ہے ایک زمین کا، ایک پانی کا، زمین کا مالیہ کاٹ کر عشر دے، پانی کا مالیہ کاٹنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ سے، بجائے دسویں حصے کے بیسواں حصہ دے، کیونکہ نہر کا پانی قیمتاً آیا ہے، گویا ایسا ہوگیا جیسے کنویں کا پانی۔ کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ زمین کا تمام غلہ اگر نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے

رضی اللہ عنہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ((ماخالطت الزکاۃ مالا الا اہلکتہ))"

(رواہ الشافعی مشکوۃ ص: 149)

ن کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس مال میں زکوۃ خلط ملط ہوجائے تو وہ (زکوۃ) اس کو تباہ کریتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا تعلق مال سے ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے کہ پکنے کے دن کھیتی کا حق دو۔[1]

ں آیت میں عشر کھیتی کا حق کہا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عشر کا تعلق کھیتی سے ہے، پس جتنی کھیتی اس کے قبضہ میں ہے، اسی کی زکوۃ اس کے ذمہ ہوگی، جتنی مالیے میں گئی، وہ اس کے قبضہ میں نہیں، اس لیے اس کی زکوۃ اسکے ذمہ نہیں پڑے گی، اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص کے پاس سو روپیہ ہے

---

[1] (141)

[2] (18/7) فتاویٰ علمائے حدیث (7/141)

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ: 356

محدث فتویٰ